Digitized by Khilafat Library Rabwah

85

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ — روزنامہ — بروز جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، ۵ ہجرت ۱۳۵۱ ہش، ۵ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۰۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ

احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۴ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ افریقہ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے جسکی وجہ سے آپ بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکے ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی کو جو آج کل انگلینڈ میں ہیں فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولوی عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کا نواسہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "عبدالحی" تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی صالح زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(منظور احمد قریشی ٹائپ کارنر چوک نسبت روڈ لاہور)

ارشادات حضرت المصلح الموعُود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

خلیفہ کا انتخاب گو مومنوں کے ذریعے سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کا الہام لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے

خلافت ایک انعامِ الٰہی ہے اسلئے خلیفہ کے عزل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

"ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب خلیفہ انتخاب سے ہوتا ہے تو پھر اُمّت کے لئے اس کا عزل بھی جائز ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گو خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن آیت کی نصّ صریح اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُمّت کو اپنے فیصلہ کا اس امر میں ذریعہ بناتا ہے اور اس کے دماغ کو خاص طور پر روشنی بخشتا ہے لیکن مقرر اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کہ وہ خود اُن کو خلیفہ بنائے گا۔ پس گو خلفاء کا انتخاب مومنوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا الہام لوگوں کے دلوں کو اصل حقدار کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ ایسے خلفاء میں مَیں فلاں فلاں خاصیتیں پیدا کر دیتا ہوں اور یہ خلفاء ایک انعامِ الٰہی ہوتے ہیں۔ پس اس صورت میں اس اعتراض کی تفصیل یہ ہُوئی کہ کیا اُمّت کو حق نہیں کہ وہ اُس شخص کو جو کامل موحد ہے جس کے دین کو اللہ تعالیٰ نے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لئے خدا نے تمام خطرات کو دُور کرنے کا وعدہ کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ شرک کو مٹانا چاہتا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ اسلام کو محفوظ کرنا چاہتا ہے معزول کر دے۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو اُمّتِ اسلامیہ معزول نہیں کر سکتی۔ ایسے شخص کو تو شیطان کے چیلے ہی معزول کریں گے۔"

(خلافتِ راشدہ صفحہ ۲۳۰ و ۲۳۱ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ برجلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء قادیان)

احبابِ جماعت کیلئے خوشخبری!

احبابِ جماعت یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ قرآنِ مجید حمائل سائز (بطرز یسرنا القرآن) شائع ہو گیا ہے۔ حجم ۶۰۴ صفحات ہے۔ آفسٹ کاغذ پر نہایت عمدہ طباعت اور اعلیٰ درجہ کی جلد ہے۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ ہدیہ صرف چھ روپے ہے جو تقریباً لاگت ہی ہے۔ آجکل اتنی کم قیمت پر ایسی حمائل نہیں ملتی۔ کم قیمت اسلئے رکھی گئی ہے کہ دوست خود بھی خریدیں اور احباب کو تحفۃً بھی پیش کریں۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ مجموعی طور پر قرآنِ مجید منگوالیں کیونکہ اس طرح خرچ کم پڑتا ہے۔ یہ بیش بہا تحفہ ادارۃ المصنفین ربوہ سے طلب فرمادیں۔ لاہور کے احباب کی سہولت کے لئے سائنٹفک سٹور گنپت روڈ انارکلی میں قرآن مجید جملہ اقسام کا سٹور رکھوا دیا گیا ہے۔ احباب وہاں سے طلب فرمادیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

لازمی چندہ جات کی رقوم مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ ہجرت (مئی) ہے۔ (ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا کی طبّی اور تعلیمی تاریخ میں ایک نیا قدم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آسمانی قیادت میں "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت جماعت احمدیہ کو بفضل اللہ تعالیٰ مغربی افریقہ کے جن ممالک میں نئے احمدیہ ہیلتھ سنٹرز اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکولز کھولنے کی غیر معمولی توفیق ملی ہے ہم ان میں سے گمبیا اور سیرالیون میں قائم ہونے والے ہسپتالوں اور سکولوں نیز ان کے ذریعہ رُونما ہونے والے انقلاب عظیم کی ایک جھلک قبل ازیں ان کالموں میں پیش کر چکے ہیں۔ آج ہم مغربی افریقہ کے ایک اور ملک نائیجیریا میں نئے ہسپتالوں اور نئے سکولوں کے قیام کا ذکر کر کے قارئین کرام کو وہاں رونما ہونے والے انقلاب عظیم کی ایک جھلک دکھانا چاہتے ہیں۔

نائیجیریا میں یوں تو بحیثیت مجموعی مسلمان اکثریت میں ہیں لیکن زندگی کے تمام دوسرے شعبوں کی طرح وہ تعلیم میں بھی بہت پیچھے ہیں اور اس لئے پیچھے ہیں کہ انہوں نے منظم بنیادوں پہ خود اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے کی طرف شروع ہی سے توجہ نہ دی۔ ایسی صورت میں ان کی طرف سے خود اپنے ہسپتالوں کے قیام کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ وہاں طبی امداد اور تعلیم کے شعبوں میں برطانوی اقتدار کے زمانہ سے ہی عیسائی مشن چھائے ہوئے تھے۔ جو مسلمان اپنے بچوں کو تعلیم دلانا چاہتے تھے وہ مجبور تھے کہ انہیں عیسائی سکولوں میں داخل کریں اور اس طرح وہ اپنے دین اور ایمان کی قربانی دے کر جدید علوم سے بہرہ ور ہوں۔ ان حالات میں ان کا تعلیمی لحاظ سے پسماندہ رہنا ایک قدرتی امر تھا۔ اسی طرح وہ علاج معالجہ کے لئے عیسائی ہسپتالوں کی طرف رجوع کرنے پر مجبور تھے۔ یہی وجہ ہے عیسائی مشنز طب اور تعلیم کے میدانوں میں اپنی اجارہ داری کے بل پہ عیسائیت کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیتے چلے گئے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک کی طرح نائیجیریا میں بھی مبلغین بھجوا کر عیسائیت کی یلغار کو نہایت مؤثر طریق پہ رد کرنے اور اس کی بجائے وہاں عیسائی علاقوں میں اسلام کے پھیلنے کا انتظام فرمایا۔ آپ نے وہاں کچھ سکول اور ہیلتھ سنٹر بھی کھلوانے کے سلسلہ میں اقدامات کئے۔ لیکن اسلام کے بالمقابل مذہبی سطح پہ شکست کھانے کے باوجود طبی امداد اور تعلیم کے میدان میں عیسائی مشنز کی بالادستی بدستور قائم چلی آرہی تھی اور وہ اس واحد سہارے پہ ہی عیسائیت کی گرتی ہوئی عمارت کو برقرار رکھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خلافت ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک دور کے لئے مقدر کر رکھا تھا کہ اس کے شروع ہونے پر عیسائیت کے اس آخری سہارے کو ختم کرنے کے سامان ہوں۔ چنانچہ گزشتہ ڈیڑھ پونے دو سال کے اندر "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے اجراء کے نتیجہ میں جب نائیجیریا میں بھی احمدیہ ہسپتالوں اور سکولوں کا قیام عمل میں آیا تو اسے وہاں نائیجیریا کی طبی اور تعلیمی تاریخ میں ایک نئے قدم سے تعبیر کیا گیا۔ فی الحقیقت یہ تھا بھی ایک نیا قدم کیونکہ اس سے ان ہر دو میدانوں میں عیسائی مشنوں کی اجارہ داری پر زد پڑتی تھی۔ چنانچہ جب گزشتہ سال کے وسط میں نارتھ ویسٹرن اسٹیٹ کے مقام گوساؤ میں فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کا قیام عمل میں آیا تو اس کی افتتاحی تقریب میں سٹیٹ مذکور کے کمشنر فار ایجوکیشن جناب الحاج ابراہیم گوساؤ نے نہایت درجہ مسرت کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے اس اقدام کو ایک سنگ میل قرار دیا اور اسے نہایت زوردار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ افتتاحی تقریب کے کوائف پر مشتمل ملٹری گورنرز آفس کے انفارمیشن ڈویژن کی طرف سے ۹ جولائی ۱۹۷۱ء کو جو سرکاری خبرنامہ شائع ہوا اس میں مذکور تھا۔

"سکوٹو، ۹ جولائی۔ نارتھ ویسٹرن سٹیٹ کے کمشنر برائے تعلیم الحاج ابراہیم گوساؤ نے کہا ہے کہ ان کی حکومت ہر اُس تنظیم کا خیر مقدم کرے گی جو تعلیم کو عام کرنے میں دلچسپی لے گی تاکہ سٹیٹ کے موجودہ تعلیمی پروگرام کو کامیاب بنانے میں مدد مل سکے۔ کمشنر موصوف کل گوساؤ میں فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کی افتتاحی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ منّا میں قائم ہونے والے سکول کے بعد یہ دوسرا سکول ہے جو اس سال کے دوران جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ پہلا موقع ہے کہ تعلیمی ترقی کے سرکاری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں ہاتھ بٹانے کے لئے خود مسلمانوں کی کوئی تنظیم آگے آئی ہے۔ انہوں نے احمدیہ مشن کی مساعی کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اسے اپنی وزارت کی طرف سے مکمل تعاون اور امداد کا یقین دلایا۔"

اسی طرح سکول کی اس افتتاحی تقریب کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے اخبار "نیو نائیجیرین" نے لکھا:-

"کمشنر الحاج ابراہیم گوساؤ نے اپنی تقریر میں اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے قیام کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کی مساعی کو سراہا اور ان کی بہت تعریف کی۔ انہوں نے اس امر پہ اطمینان کا اظہار کیا کہ سکول میں علوم جدیدہ سے تعلق رکھنے والے مضامین کے علاوہ طلباء کو دینی تعلیم دینے کا بھی خاص انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ امر بھی ان کے لئے باعث مسرت ہے کہ ایک مسلمان تنظیم (احمدیہ مشن) نے بھی اس سٹیٹ میں تعلیمی اداروں کے قیام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ انہوں نے احمدیہ مشن کی خدمات کو بہرطور و بہرلحاظ سراہا۔"

(ترجمہ از اخبار "نیو نائیجیرین" بابت ۱۶ جولائی ۱۹۷۱ء)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابتداءً یہ سکول عارضی طور پہ "انصار الدین سوسائٹی" کی ایک عمارت میں کھولا گیا تھا۔ بعد ازاں اس کے لئے ۴۳ ایکڑ زمین حاصل کی گئی جس پر ۹ مارچ ۱۹۷۲ء کو شمال مغربی سٹیٹ کے کمشنر برائے تعلیم جناب الحاج ابراہیم گوساؤ نے سکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ سکول کی یہ نئی اور مستقل عمارت تیزی سے مکمل ہو رہی ہے اور امید ہے کہ ۲۲ مئی تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی جس کے بعد سکول اس میں منتقل کر دیا جائے گا۔

اسی طرح جب نائیجیریا کے ایک اور مقام بکورو میں احمدیہ کلینک کا قیام عمل میں آیا اور ۵ فروری ۱۹۷۲ء کو اس کا افتتاح ہوا تو افتتاحی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے آنریبل سمتھ اُنجی شمّاہ نے فرمایا:-

"آج اس سٹیٹ (Benue Plateau State) کی طبّی تاریخ میں ایک نیا قدم اٹھایا گیا ہے۔ ہم کو جو اس سٹیٹ کے رہنے والے ہیں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکرگزار ہونا چاہیئے کیونکہ اس تنظیم کی بدولت ہمیں یہ کلینک میسر آیا ہے جس کی ضرورت بشدت محسوس کی جا رہی تھی۔ اس سٹیٹ کے قیام کے وقت سے سٹیٹ کی حکومت نے طبّی اور صحت عامہ کی سروسز میں وسعت پیدا کرنے کا پروگرام شروع کر رکھا ہے۔ ہمارے موجودہ ہسپتالوں میں سے اکثر کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ نئے ہسپتال کھولنے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ اسی طرح متعدد نئے ہیلتھ سنٹرز اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سٹیٹ کی حکومت اپنی طبّی اور صحت عامہ کی سروسز کو انتہائی اہمیت کا حامل سمجھتی ہے اور ان کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے رہی ہے۔ ہمارا جدید معاشرہ اس امر کا متقاضی ہے کہ مختلف تنظیمیں ہماری لازمی سروسز کو ترقی دینے کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے میں اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ہم سب احمدیہ مشن کے ممنونِ احسان ہیں کہ اُس نے یہ کلینک اس غرض سے قائم کیا ہے کہ بنی نوعِ انسان اس سے مستفید ہوں۔"

نائیجیریا کے اخبارات اور وہاں کے سربرآوردہ حضرات کی تقریروں کے چند اقتباسات ہم نے بطور نمونہ پیش کئے ہیں کیونکہ احمدیہ ہیلتھ سنٹرز اور احمدیہ سیکنڈری سکولوں کے قیام پر وہاں کے اخبارات میں جو کچھ لکھا جا رہا ہے اور ہر طبقۂ خیال کے لوگ جس طرح ممنونیت کا اظہار کر رہے ہیں، ان سب کو یہاں درج کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ تاہم یہ چند اقتباس ہی اس حقیقت کو آشکار کرنے کے لئے کافی ہیں کہ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" نے جو خاص خدائی القاء اور منشاء کے ماتحت جاری کی گئی ہے بحمد اللہ تعالےٰ نائیجیریا میں بھی ایک انقلابِ عظیم برپا کر دکھایا ہے۔ ابھی اس سکیم کی ابتداء ہے جب یہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گی تو یہ انقلاب پورے مغربی افریقہ کو اپنی لپیٹ میں لئے بغیر نہ رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

88

جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو عارضی ہزیمت کے سلسلہ میں الٰہی اسباق اور نصائح

(محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری)

(۳)

اس جگہ مناسب سمجھتا ہوں کہ قارئین کی خدمت میں مسئلہ تقدیر کے متعلق ایک لطیف نکتہ کی طرف بھی اشارہ کر دوں۔ اگرچہ اس بارہ میں بہت ڈر بھی لگتا ہے اور لکھتے وقت قلم لرزتا ہے۔ کیونکہ قانونِ تقدیر کے عمیق دریا کی گہرائیوں میں غوطہ لگانا نہایت خطرناک امر ہے۔ انسان ضعیف البنیان کا تقدیری واقعات کو اپنے محدود ذرائع عقلی و دماغی کے پیمانہ سے ماپنا ایسا ہے جیسے کوئی بازاری دکانداروں کے ترازو سے کرۂ زمین کا وزن کرنا چاہے مگر اس وقت قانونِ تشریع کی حکمتوں کے بیان کے ضمن میں معترضین قرآن کی زبان بند کرنے کی خاطر مجبوراً کچھ تھوڑا سا اشارہ قانونِ تقدیر کی حکمت کی طرف کر دینا بھی مناسب ہے۔

معلوم ہو۔ جنگ احد میں جو صنادید قریش شامل ہوئے تھے بلاشبہ وعدہ الٰہی کی رو سے اگرچہ ان کی بیخ کنی ہی مقدر تھی مگر یہ تقدیر تقدیرِ معلق تھی۔ کیونکہ علم الٰہی کا تقاضا یہ تھا کہ آخر ایک وقت انہوں نے اسلام قبول کر کے سجدہ ریزِ آستانہ الٰہی ہونا ہے۔ گویا اس تقدیرِ معلق سے اوپر ایک اور مقام تقدیرِ مبرم کا تھا جس کے وقوع پذیر ہونے کے لئے عالم اسباب میں حرکت پیدا ہوتی تھی۔ چنانچہ وہ حرکت پیدا ہوئی اور اس کے نتیجہ میں چند ایک واقعات ایسے نمودار ہوئے جو تقدیرِ معلق کو بدل کر اسے تقدیرِ مبرم کے دائرہ میں لے آنے والے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی کا ان جاسوسوں کو بھجوانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ ان کی طرف نہ ہونا اور لشکرِ اسلام کی تطہیر کے وقت ان کا اخراج سے بچ نکلنا اور مسلمانوں کا اموال غنائم جمع کرنے لگ جانا اور درہ پہاڑ پر تعینات نفوس کا لغزش کھا کر پیچھے اتر آنا اور ان جاسوسوں کا بھاگتے ہوئے لشکر کفار کو درہ کے خالی ہونے کی خبر دینا یہ تمام واقعات مل کر تقدیرِ مبرم کے فیصلہ کے نفاذ کا باعث بنے۔ اگر مسلمان اموال غنائم کے جمع کرنے میں نہ لگ جاتے اور درہ والے درہ چھوڑ کر ادھر نہ آتے اور اپنے مقام پر ڈٹ کر اپنے فریضہ جہاد میں مشغول رہتے۔ جب لشکرِ کفار پیٹھ دے کر بھاگ رہا تھا تو اس وقت تیروں کی بوچھاڑ سے انہیں چھلنی کر دیتے جن میں سے بمشکل ہی کوئی بچ نکلتا۔ چنانچہ ماہر جنگ جنرل محمد اکبر خان کی صائب رائے اس بارہ میں ہم پہلے نقل کر چکے ہیں جو فرماتے ہیں۔

"اگر مسلم تیر انداز اپنی جگہ نہ چھوڑتے تو احد کا میدان مشرکین کے لئے بدر سے بدتر ہوتا"

پس اس وقت ان صنادید کفار کے متعلق جو وعدہ الٰہی تقدیرِ معلق کی صورت میں مشروط بالشرائط تھا وہ پورا ہو جاتا۔ مگر ان واقعات نے تقدیرِ معلق کو بدل ڈالا۔ علم الٰہی سچا نکلا۔ تقدیرِ مبرم غالب آئی۔ اس لئے صنادید کفار بچ کر نکل گئے اور انہوں نے جو مسلمانوں کو زخم پہنچایا تھا اس کا علاج مصلحت الٰہی نے یوں کیا کہ ان زخم پہنچانے والوں کو اسلام کے جھنڈے تلے لا کر مسلمانوں کو شادان و فرحاں بنا دیا ؎

آں قضائیکہ برافلاک تماشہ کردی!
لطف کردی کہ بخوش اسلوبی ہم بر نشستی کہ بھی

پس اس شاندار نتیجہ کے ظہور کے لئے مسلمانوں کے زخم نے وہ کام دیا جو بچہ کی پیدائش کے لئے حاملہ کو دردِ زہ کام دیتا ہے فان مع العسر یسراً۔ ان مع العسر یسراً۔

بدر میں بھی مسلمانوں کو خوشی حاصل ہوئی تھی مگر وہ صنادید قریش کی ہلاکت اور استیصال سے تھی۔ لیکن فتح مکہ میں جو انہیں خوشی ملی وہ صنادید قریش کے اسلام لانے اور نئی روحانی زندگی پانے سے تھی۔ ؏

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

چنانچہ سپہ سالار ابوسفیان اور جنگی جرنیل خالد بن ولید، عکرمہ بن ابی جہل، عمرو بن العاص وغیرہ اس کے شاہد ناطق ہیں۔ جنہوں نے بعد از اسلام بڑی بڑی اسلامی خدمات کر کے بعضوں نے سیف اللہ کا لقب پایا۔ اور صنف اناث میں سے ان کی بھاری لیڈر ہندہ کا حال بھی پڑھو جو سپہ سالار ابوسفیان کی بیوی تھی اور بڑی بہادر اور دلیر تھی جسے بحالت کفر اسلام سے اس قدر شدید بغض تھا کہ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ کا کلیجہ تک چبا لیا۔ آخر اس نے بھی اسلام کے آستانہ پر سر جھکا دیا اور اسلام میں بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے۔

پس دیکھو عبداللہ بن ابی نے تو جاسوس اس لئے بھجوائے تھے کہ اسلام کو نقصان پہنچائیں۔ مگر تقدیر ایزدی نے اسی زہر سے تریاق کا کام لیا اور اسی سے تقدیرِ معلق کا ایک عقدہ حل کر کے اسے غلبہ اسلام کا سامان بنا دیا فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیئ۔ اگرچہ کسی شاعر نے تو یہ کہا ہے کہ

؏ در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیر است

یہ غلط ہے۔ مگر میں اس کی اصلاح کر کے یہ کہتا ہوں کہ "در کارخانۂ قدر ہم کفر کار گیرد" یعنی قانون تقدیر کے الفاظ میں کفر سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ جس طرح مادی دنیا میں گوبر اور پیشاب، پاخانہ وغیرہ قانونِ شریعت کی رو سے نجس اور پلید چیزیں ہیں جنہیں پھینک دینا اور دور رکھنا ضروری ہے مگر قضاء و قدر کے کارخانہ میں یہ چیزیں مفید اور کار آمد ہیں جو زمین کی کھاد بن کر فراوانی رزق کا باعث بنتی اور انسانی خوراک کا کام دیتی ہیں۔ روحانی دنیا میں بھی ایسا ہی انتظام ہے۔ پس یاد رکھو دنیا میں کوئی چیز شر محض نہیں۔ قدرت خداوندی ہر ایک سے کام لیتی ہے۔

تقدیری نظام کے انصرام کیلئے ملائکہ مدبرین عالم کفار و فجار اور منافقین تک سے بھی کام لیتے ہیں۔ قرآن حکیم میں اس حقیقت کا اظہار کئی ایک مواقع پر ہے۔ ایک بیان سنیئے۔ بنی اسرائیل کو جب ان کی بداعمالیوں کے باعث ان کی سزا دہی کے لئے قضاء و قدر کا فیصلہ صادر ہوا تو مشرکین بابلی اقوام کو اس کیلئے کھڑا کیا گیا۔ اگرچہ یہ قومیں شرعی قانون کی رو سے مشرک اور کافر تھیں اور ربقۂ عبودیت اپنی گردنوں سے نکالا ہوا تھا مگر قانون تقدیر کے نفاذ کیلئے انہیں کو کھڑا کیا گیا اور ان جلال الٰہی کے جلوے کے لئے وہی مظہر عبودیت بنے اسی لئے انہیں عباداً لنا کہہ کر بنی اسرائیل سے یوں خطاب کیا گیا۔ بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا (سورۃ بنی اسرائیل)

(۱۳)۔ تیرہواں سبق

ابتلاء پیش آنیکی اصل علت مسلمانوں کی اپنی لغزش تھی۔ پس آئندہ اس سے محتاط رہیں۔ حَتّٰى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ۔ واضح ہو کہ غزوہ بدر میں تو اعلیٰ اور کامل الایمان مخلصین ہی شامل ہوئے تھے۔ اسی لئے ان میں سے کسی ایک فرد سے بھی اس جنگ میں کوئی لغزش سرزد نہ ہوئی بلکہ وہ آئندہ مومنوں کے لئے اسوہ بنے۔ انہی بدریین کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت سنائی۔ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔ اور وہ وقت بھی خاص تجلی الٰہی کا تھا جسے یوم الفرقان کا نام دیا گیا۔ جس میں جلال الٰہی نمایاں شان میں ظاہر ہوا۔ برخلاف اس کے غزوہ احد میں لشکر اسلام میں بعض نفوس ایسے بھی شامل تھے جن کی تربیت روحانی اعلیٰ اور مکمل نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ قرآن مجید کے فقرہ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا اور الفاظ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس غزوہ میں ایک اور گروہ بھی تھا جس کا معیار ایمانی اس پہلے گروہ سے برتر تھا۔ پہلے گروہ سے تو فشل کی لغزش سرزد ہوئی تھی مگر یہ دوسرا گروہ وہ تھا جن سے فشل کی لغزش پیدا ہونے والی تو تھی۔ مگر عنایت الٰہی نے ان کی دستگیری فرمائی اور انہیں لغزش سے بچا لیا چنانچہ اس گروہ کے متعلق فرمایا۔ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا۔ پس وہ پہلا گروہ جس سے یہ لغزش پیدا ہو چکی تھی وہی اس ابتلاء کے لانے کا باعث بنا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ میں جب پچاس تیر اندازوں کو اس گھاٹی پر تعینات فرمایا تو تاکید کی تھی کہ یہاں سے ہرگز نہ ہٹنا جب تک کہ ہم خود تمہیں نہ بلائیں۔ مگر جب مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کفار شکست کھا کر بھاگ نکلے اور مال غنیمت میدان میں چھوڑ گئے اور صحابہ مال جمع کرنے لگے تو ان گھاٹی والوں میں بحث چھڑ گئی کہ اب ہمیں بھی اتر کر مال غنیمت اکٹھا کرنے میں شریک ہو جانا چاہیئے بعض نے استقلال سے وہاں ٹھہرے رہنے کی رائے دی اور ارشاد نبوی یاد دلایا۔ مگر اکثر حصہ نے اسے محمول بر موقع سمجھ کر اس کی تاویل کی۔ آخر چالیس آدمی اتر آئے اور صرف دس آدمی وہاں باقی رہ گئے کافروں کو جب درہ خالی ہونیکی اطلاع ملی تو وہ اوپر چڑھ گئے اور وہاں سے تیروں کی بارش شروع کر دی۔ پس انکی اس لغزش سے یہ طوفان اٹھا۔ مگر چونکہ ان لوگوں کی نیت بخیر تھی۔ ان کے ذہنوں میں یہ خیال بھی نہیں آسکتا تھا کہ ہمارے اس فعل سے کوئی فتنہ پیدا ہوگا۔ یہ ان کی ایک سخت غلطی تھی اور ایک ذاتی اجتہاد تھا جو خطرناک فساد کا باعث بننے والا تھا جس کی واقعات نے بھی تصدیق کر دی۔ مگر ان کی نیت مبنی بر فساد نہیں تھی۔ اس کی مثال موجودہ زمانے میں ہمارے سامنے ہے۔ مساجد میں نکاح پڑھایا جانا تو مسنون طریق ہے مگر نکاح پڑھا چکنے کے بعد جو چھوہارے وغیرہ مساجد میں تقسیم کئے جاتے ہیں یا صحن مسجد میں پھینکے جاتے ہیں یہ بہت قبیح رسم ہے اور مساجد کی بے حرمتی کا باعث۔ جس میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور شرعی مسائل کے واقف اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہر بھی دیکھے جاتے ہیں کہ ان چھوہاروں کے حاصل کرنے کے لئے کیسی لغو حرکات کرتے ہیں یہاں تک کہ چھینا جھپٹی میں ہاتھا پائی تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے جو آداب مسجد کے سخت خلاف ہے مگر چونکہ ان کی نیت مساجد کی بے حرمتی کرنا نہیں ہوتی بلکہ ان چھوہاروں کو ایک تبرک سمجھ کر اس کی بازیابی کے لئے بڑی سینہ زوری سے کوشش کی جاتی ہے تا اس تبرک سے وہ محروم نہ رہیں یہی حال اس وقت ان صحابہؓ کا تھا جنہوں نے مال غنیمت کو جہاد اسلامی کا تبرک سمجھ کر اس کو حاصل کرنے کے لئے پہاڑی درہ چھوڑ دیا۔ ان کی یہ لغزش بڑی بھاری غلطی تھی جو قابل اصلاح تو تھی مگر قابل سزا نہیں تھی اس لئے خدائے غفور و رحیم نے بھی انہیں معاف کر دیا۔ چنانچہ آگے فرمایا

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

جنگ احد کے متعلق قرآن حکیم کے اس مفصل بیان کے ضمن میں میں اگلی چند آیات میں ایک تیسرے گروہ کا بھی ذکر ہے جو منافقوں اور کمزور ایمان والوں پر مشتمل تھا عبداللہ بن ابی اسلامی لشکر میں شامل ہونے کے لئے تین سو سواروں کا دستہ ہمراہ لایا تھا۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ لیا کہ آیا مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر۔ تو عبداللہ بن ابی نے یہی رائے دی کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خود ذاتی رائے بھی یہی تھی مگر اکثر صحابہؓ کی رائے اس کے برخلاف تھی بالخصوص نوجوان طبقہ کا تو اصرار تھا کہ باہر نکل کر ہمیں اپنی جوانمردی کے جوہر دکھانے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثریت کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس پر عبداللہ بن ابی ناراض ہو گیا اور اپنے دستہ کو لیکر الگ ہو گیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کچھ ہوشیار آدمی بغرض جاسوسی اسلامی لشکر کے ساتھ بھیج دیئے تا وہ ان سے ففتھ کالم کا کام لے سکے۔

اس کے الگ ہونے میں بھی ایک الٰہی مصلحت تھی۔ چند ایک پیٹھو جو اس نے لشکر اسلام کے ساتھ بھجوائے تھے انہوں نے کیا کچھ فتنہ پھیلایا جس کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو کر گر پڑے اور آپ کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور اکابر صحابہؓ کی شہادت بھی انہیں کے فتنہ کا شاخسانہ تھی۔ یہ تو چند ایک آدمیوں کا کارنامہ تھا اگر عبداللہ بن ابی اپنا سارا دستہ لے کر جاتا تو انہوں نے کیا کچھ شیطانی کارروائیاں کرنی تھیں۔ کہیں جنگ کی ابتداء میں اسلامی نظام جنگ کی خلاف ورزیاں کر کے جنگ کا پہلو ہی نہ بدل دیتا۔ اس کے الگ ہونے پر اگرچہ مسلمانوں نے برا منایا کیونکہ اس سے لشکر اسلام کی نفری کی تعداد کم ہو گئی۔ مگر سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ اس کے چند ایک افراد جو لشکر اسلام میں شامل ہو گئے تھے ان کا جانا الٰہی مصلحت کے ماتحت تھا۔ اور وہ تقدیر الٰہی کے سلسلہ نظام کی ایک کڑی تھی جیسا کہ پیچھے اس کا ذکر گذر چکا ہے۔

اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر جا کر لشکر کا جائزہ لیا اور کئی ایک مشکوک اشخاص کو الگ کر دیا۔ مگر اللہ کا رسول آخر بشر ہے۔ بشری تقاضوں کے تحت بعض فروگذاشتیں رہ بھی جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی بشری کمزوری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بعض منافقین کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔

اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ
(المنافقون)

اور بعض اور افراد کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ لا تعلمهم نحن نعلمهم (الانفال) پس عجب نہیں اس لشکر میں بعض ایسے نفوس بھی باقی رہ گئے ہوں جن کی طرف حضورؐ کی توجہ نہ جا سکی۔ چنانچہ اگلی چند آیات میں جو مضمون بیان ہے اس میں اس کا ذکر ہے دیکھو آیت ۱۵۴ کے فقرات ذیل وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ... ...يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا۔

میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ دراصل جب تیر اندازی شروع ہوئی تو مسلمان اسی وقت غافل تھے۔ وہ تو فتح سمجھ کر مال غنیمت سمیٹنے میں مشغول تھے۔ اس بے خبری کے عالم میں جب تیروں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور افراتفری پڑ گئی تو ففتھ کالم نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لشکر اسلام میں ابتری پھیلانے اور بے پر کی خبریں اڑا کر طبائع میں بددلی پیدا کرنے کا خوب کام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہو جانے کی افواہ بھی اسی گروہ نے اسلامی لشکر میں بڑے زور شور سے پھیلائی تھی جس سے بڑے بڑے صحابہؓ کے بھی اوسان خطا ہو گئے۔ ففتھ کالم کے یہی تو کارنامے ہوتے ہیں

پس غزوہ احد میں ایسے حوادث کے پیدا ہونے سے مسلمانوں کو یہ بھی سبق دیا گیا ہے کہ وہ ہوشیار ہو جائیں اور منافقین کے ان خطرناک منصوبوں اور ان کی گہری سیاسی چالوں سے واقفیت پیدا کر کے ان کے توڑ کی تدابیر سوچیں۔ اور جہاں تک ہو سکے جنگ کے مواقع پر اور اپنی اندرونی مجالس سے ان منافقوں کو الگ رکھیں اور انہیں اپنے پاس پھٹکنے نہ دیں اس حقیقت کی طرف اگلی آیات میں مسلمانوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

(۱۴) چودھواں سبق اور ایک جنگی اصول کی طرف اشارہ۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ۔

اس آیت سے ایک جنگی قاعدہ مستنبط ہوتا ہے۔ کمانڈر فوج کا فرض ہے کہ جب فوج میں کوئی کمزوری یا تکان محسوس کرے تو اسے ستانے اور آرام کرنے کا موقع دے اور ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ دوسرا دستہ جو اس کام کے لئے ریزرو ہو اس کی جگہ پر کرے۔ اس انتظام کا اشارہ صلوٰۃ الخوف کے ارشاد الٰہی سے مستنبط ہوتا ہے۔ (باقی)

مسجد دارالذکر لاہور میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ۲۷ شہادت ۱۳۵۱ ھش کو منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار ملک عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور نے عشق رسول سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ایمان افروز اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد محترم عبد الرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ برائے ضلع لاہور نے سیرت نبویؐ کے اس پہلو پر روشنی ڈالی جس سے عالمگیر اخوت اور مساوات کا قیام عمل میں آیا۔ اور جس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے آج اقوام عالم تباہی اور گمراہی کی طرف جا رہی ہیں۔ آپ کے بعد محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ مقیم لاہور نے حضورؐ کی صفت رحمۃ للعالمین کو بیان کرتے ہوئے نبی نوع انسان پر حضورؐ کے عظیم الشان احسانوں کا تذکرہ کیا اور احباب کو تلقین فرمائی کہ ہم اس محسن اعظم کے احسانوں کا تذکرہ بار بار کرتے رہیں اور اس پر درود بھیجتے رہیں جس کا فائدہ ہمیں خود بھی ہو گا۔

محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی نہایت لطیف اور ایمان افروز رنگ میں تشریح اور تفسیر بیان کی۔ آپ نے فرمایا تمام کمالات اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کو پانے کا محض یہی طریق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اطاعت کی جائے۔ اگر موجودہ زمانے کے مسلمان حضورؐ کے اسوہ پر مضبوطی سے عمل کرتے تو آج دنیا میں ذلیل و خوار نہ ہوتے

آخر میں آپ نے احباب کو تلقین کی کہ حضورؐ کے کمالات کا ذکر کر کے اپنی زندگی کا محاسبہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم صحیح طور پر حضورؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل کر کے صحیح مسلمان بن جاویں۔

آخر میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے ایک نہایت ہی بصیرت افروز اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ اسی لئے فرمایا دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔ آپ اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب ہوئے کہ اس کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ اب خدا کا نور سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہیں نظر نہیں آ سکتا۔ اب اگر کسی شخص میں خدا کا نور پایا جائے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فیض ہو گا۔

آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص خدا تک پہنچنا چاہتا ہے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اختیار کرنی پڑیں گی۔ جب تک ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رنگ نہ ہو گے ہمیں کچھ نہیں مل سکتا —— کامل مسلمان وہی ہے جو نبی کریم کے رنگ میں کامل طور پر رنگین ہو اس کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

ماہ مارچ ۷۲ء میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

مکرم ضیاء اللہ صاحب پنشنر ڈسپنسر گجرات	۱۰٫۰۰	روپے
" بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ (بحساب شیخ محمد صادق صاحب)	۲۵٫۰۰	روپے
محترمہ حسن آرا منیر صاحبہ اہلیہ میجر منیر احمد صاحب شہید سیالکوٹ	۱۰۰٫۰۰	روپے
مکرم غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پسرور	۷٫۰۰	روپے
" محمد عظیم صاحب باجوہ مری	۲٫۰۰	روپے
" محمد علی خان صاحب چک ۶۰ ر۔ب کھیم سنگھ والا لائل پور	۵٫۰۰	روپے
" (از طرف والدہ مرحومہ)	۵٫۰۰	روپے
" عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۱۲٫۰۰	روپے
" محمد بشیر اسعد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ	۸٫۰۰	روپے
" محمد خلیق صاحب مردان	۵٫۰۰	روپے
" حکیم عبدالرحمن شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ (بحساب بشریٰ ظہور ۲/- سہیل ظہور ۲/- روبینہ ظہور ۲/-)	۶٫۰۰	روپے
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵٫۰۰	روپے
محترمہ ڈاکٹر طاہرہ الحفیظ بیگم صاحبہ ۲۰۲ گارڈن سٹریٹ کراچی	۵۰٫۰۰	روپے
مکرم چوہدری حمید احمد صاحب خالد۔ ربوہ	۵٫۰۰	روپے
" محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا (شاہ نواز صاحب)	۲۵٫۰۰	روپے
" شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ	۲٫۰۰	روپے
" محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ	۱۰٫۰۰	روپے
ایک دوست بذریعہ وکیل المال تحریک جدید ربوہ	۵۰٫۰۰	روپے
" عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال (بحساب کیپٹن ظفر علی صاحب ۱۰/- فضل دین عبدالحکیم صاحب ۱/-)	۱۱٫۰۰	روپے
" محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۱۱٫۰۰	روپے
" مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۲۶٫۳۰	روپے
" محمد عیسیٰ صاحب زیدی راجہ جنگ ضلع لاہور	۲٫۰۰	روپے
" خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار ربوہ	۱۰٫۰۰	روپے
" حاجی اللہ بخش صاحب خان پور ضلع رحیم یار خان	۳٫۰۰	روپے
" مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۶۴٫۵۰	روپے
" سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور	۵٫۰۰	روپے

احمدی والدین اور ایک اہم قومی ذمہ داری

اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا۔ تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے (ارشاد حضرت فضل عمرؓ)

احمدی والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں میں شریک کریں۔ مثلاً ماہ مئی میں امتحانات سترہ آیات "یاد رکھنے کی باتیں" نماز باجماعت اور چندہ وقف جدید جو صرف پچاس پیسے ہے وغیرہ وغیرہ۔

والدین کو چاہیئے کہ نظام اطفال الاحمدیہ کا مطالعہ کر کے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعتیں ہفتہ قرآن مجید منائیں

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ مئی بروز ہفتہ سے ۲۶ مئی بروز جمعہ تک ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں۔ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں جس میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

جن مقامات پر خواتین علیحدہ جلسے کر سکیں وہاں پر لجنات اماء اللہ ان کا اہتمام فرمائیں ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

تقاریر کے عنوانات:۔

۱۔ قرآن مجید کی خصوصیات
۲۔ قیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید
۳۔ والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم
۴۔ تقویٰ کے حصول کے ذرائع
۵۔ قرآن کریم میں منافق کی علامات
۶۔ مدعی نبوت کو پہچاننے کے قرآنی اصول

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

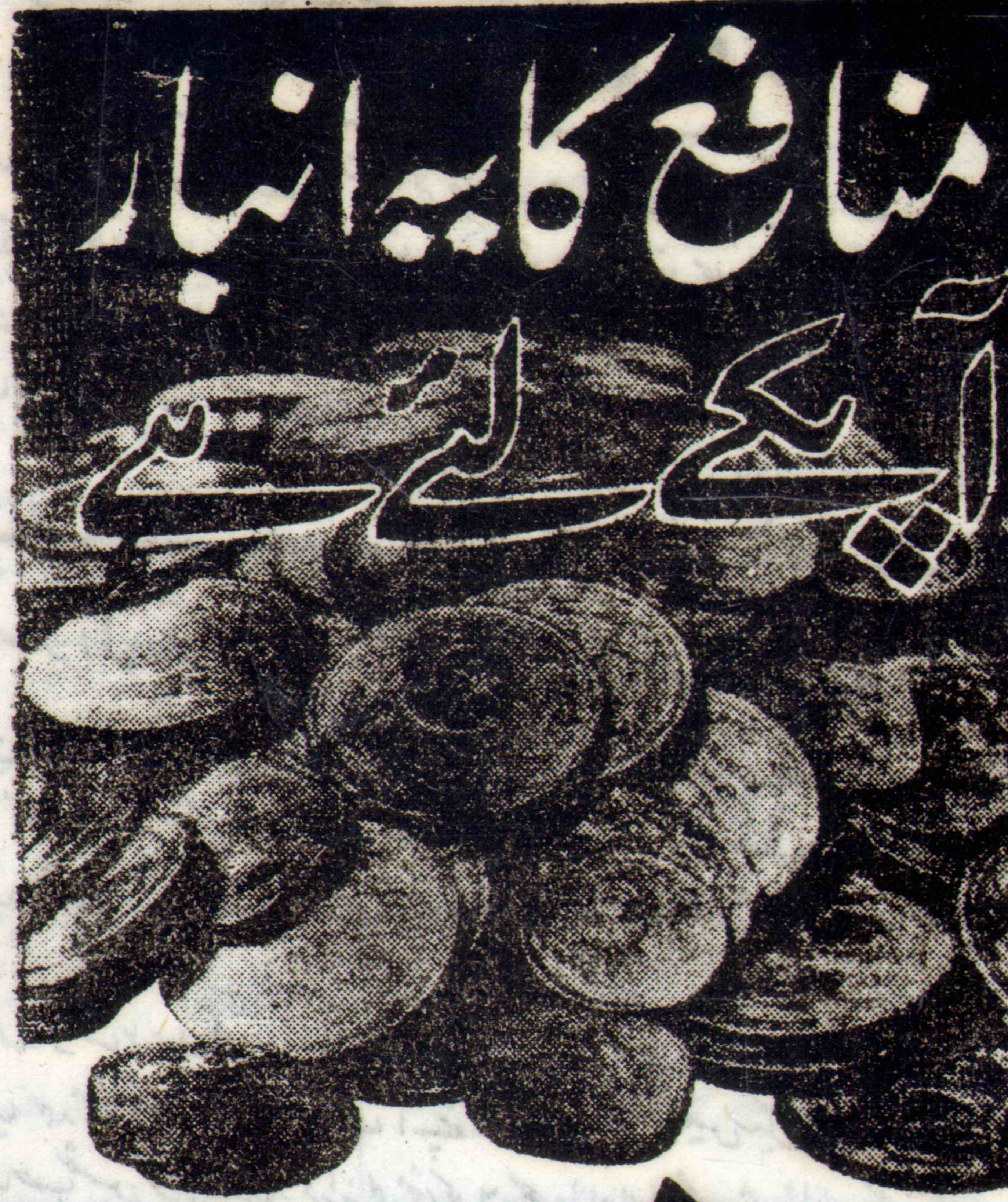

۵½ فیصد

سب بینکوں
سے زیادہ منافع۔
منافع پر انکم ٹیکس معاف۔
آپ کا جانا پہچانا
اور آپ سے قریب

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ۔ سنٹرل ڈائرکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کے حوادث مومن کے قدم کو پیچھے نہیں بلکہ آگے بڑھاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۵ مارچ میں ارشاد فرمایا:۔

"غرض ہمیں اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ دنیا میں اقتصادی بحران آئیں دنیا میں حوادث کی شکل میں طوفان برپا ہوں، دریاؤں میں طغیانیاں آئیں یا خشک سالی ہو، دنیا میں خواہ کچھ ہوتا رہے، ہمارے عزم اور ارادے اور ہماری قربانیوں میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوگا۔ ہم پہلے سے بھی زیادہ آگے بڑھیں گے"

پس اے عہدیداران جماعت احمدیہ! اپنی کوششوں کو تیز کر دیں۔ اور اپنے اپنے حلقہ جات سے تمام لازمی چندے۔ حصہ آمد۔ چندہ عام اور جلسہ سالانہ مع بقایا جات کے وصول کر کے فوراً مرکز میں ارسال فرما دیں۔ یاد رہے کہ لازمی چندہ جات کی رقوم بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۰ مئی ہے۔ اس عرصہ میں ہم نے بھرپور کوشش کرنا ہے۔ اور اپنی تمام تر مساعی بروئے کار لا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکات کو جذب کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
سب مخلصین شامل ہوں

غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے جو عظیم مہم جاری ہے اسے کامیاب بنانے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہمارا فرض ہے جو دوست اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے اب تک اس تحریک میں حصہ نہ لے سکے ہوں وہ اب شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

دوسرا آل ربوہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مقامی دوسرا آل ربوہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ منعقد کروا رہی ہے۔ یہ ٹورنامنٹ مورخہ ۵۔۶۔۷ مئی ۱۹۷۲ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار۔ ایوان محمود میں ہوگا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۵ مئی صبح نو بجے ہوگا۔

ٹیمیں محلہ وار شامل ہوں گی۔ اور خدام کے علاوہ اطفال اور انصار کے بھی مقابلے کروائے جائیں گے ٹیمیں ۴ مئی پانچ بجے شام تک اپنے اسماء اور انٹری فیس سیکرٹری ٹورنامنٹ مکرم منیر الدین صاحب شمس کو پہنچا دیں۔ ڈراز ۴ مئی کو ۶ بجے شام ایوان محمود میں ڈالے جائیں گے۔

شرح فیس حسب ذیل ہوگی۔

سنگلز: انصار و خدام ۱/۵۰ روپے فی کھلاڑی۔ اطفال -/۱ فی کھلاڑی
ڈبلز: انصار و خدام -/۳ روپے فی ٹیم۔ اطفال -/۲ روپے فی ٹیم

شائقین حضرات تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سمیع اللہ سیال مہتمم مقامی ربوہ)

اکاؤنٹنٹ کی ضرورت

ایک ایسے اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے جو لمیٹڈ کمپنی کا حساب کتاب رکھنے کا تجربہ رکھتا ہو اور مرکز میں رہائش کا خواہشمند ہو۔ درخواست بھجواتے وقت اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔

ابوالمنیر نور الحق
سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز لمیٹڈ
معرفت ادارۃ المصنفین ربوہ

فضل عمر درس القرآن کلاس کی تاریخیں

احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت جماعتی انتظام میں ہر سال فضل عمر درس القرآن کلاس منعقد ہوتی ہے۔ سال رواں کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ یہ کلاس دو حصوں میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

پہلا حصہ ۲۳ جولائی سے ۳۰ جولائی تک مقامی طور پر امراء صاحبان کی زیر نگرانی یہ کلاس جاری ہوگی۔

آخری تین ہفتے ۳۱ جولائی تا ۲۳ اگست ۱۹۷۲ء یہ کلاس حسب سابق نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کے ماتحت مسجد مبارک ربوہ میں انعقاد پذیر ہوگی جملہ جماعت ہائے احمدیہ اس کے مطابق اپنے نمائندے بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔"

(ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

تربیتی کورس عہدیداران مجالس انصار اللہ ضلع لاہور

نظامت انصار اللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۷ مئی ۱۹۷۲ء بروز اتوار مسجد دار الذکر میں ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک تربیتی کورس ہو رہا ہے جس میں انشاء اللہ تعالیٰ مرکزی وفد بھی شرکت کرے گا۔

مجالس انصار اللہ ضلع لاہور کے جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اس میں ضرور شرکت فرمادیں۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم بابو اللہ داد خان صاحب آف کراچی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم بابو اللہ داد خان صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کراچی مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح دو بجے دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے آپ کی عمر ۶۶ سال تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ لایا گیا۔ اور یکم اپریل ۱۹۷۲ء کو نماز فجر کے بعد مکرم مولانا قمر الدین صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کثرت سے احباب اور جملہ نمائندگان شوریٰ شامل ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی عبد المجید صاحب سیکرٹری امور عامہ و زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی نے دعا کرائی۔

مرحوم جماعت احمدیہ کراچی کے بہت پرانے افراد میں سے تھے۔ احمدیہ لٹریچر پر عبور حاصل تھا۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے زبانی یاد تھے آپ کے ساتھی اور افسر آپ کی بے حد قدر کرتے تھے۔ مشکل اور الجھے ہوئے کیس آسانی سے سلجھا دیتے تھے۔ تبلیغ احمدیت کا خاص ملکہ ودیعت تھا۔ نیک ملنسار اور دعاگو تھے۔

آپ عرصہ تک جماعت احمدیہ کراچی کے جنرل سیکرٹری رہے۔ اور لمبے عرصہ سے پریذیڈنٹ حلقہ تھے۔ پسماندگان میں سے آپ کی بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور ۶ لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک لڑکا اور ۵ لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔

بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بابو صاحب کی مغفرت کرے اور اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے اور پسماندگان کو مرحوم کے نیک نمونہ کی پیروی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(شیخ خلیل الرحمٰن سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی)

درخواست دعا

میرے ماموں جان محترم صوبیدار عبد المنان صاحب تا حال بہت بیمار رہیں اب وہ ہومیوپیتھک علاج کرا رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا کرے۔ آمین۔

(نفیس احمد نفیس ماڈرن موٹرز لمیٹڈ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴